REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
REGD. NO. P/GDP. 3

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۸
شمارہ ۵۲

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۷ صفر ۱۴۰۰ ہجری — ۲۶ دسمبر ۱۹۷۹ء — ۲۷ فتح ۱۳۵۸ ہش

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۵ فتح (دسمبر) - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل کے ذریعہ موصول شدہ مورخہ ۱۵ دسمبر ۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۵ فتح (دسمبر) - محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ البتہ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو جلسہ سالانہ کی مصروفیات کے باعث گزشتہ دنوں کمر میں پھر تکلیف ہو گئی تھی — احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

تخت گاہِ امام مہدی علیہ السلام میں جماعت احمدیہ کے ۸۸ اٹھاسیویں اور چودھویں صدی ہجری کے ۱۴ آخری جلسہ سالانہ کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

احمدیت کے دائمی مرکز میں اندرون و بیرونِ ملک سے ایک والہانہ جذبہ کے تحت کثیر تعداد میں آنیوالے زائرین کا عظیم روحانی اجتماع

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی روح پرور پیغام۔ علماءِ سلسلہ کی پُر مغز روحانی اور علمی تقاریر۔ عبادات و نوافل متضرعانہ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے پُر کیف و ایمان افروز نظارے

رپورٹ مرتبہ:- مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس و مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ انچارج سرینگر

قادیان دارالامان - جماعتِ احمدیہ کا اٹھاسیواں ۸۸ سالانہ جلسہ جس کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے خالصتاً تائیدِ حق اور اعلائے کلمۃ اللہ پر رکھی ہے حسب پروگرام مورخہ ۱۸ دسمبر ۷۹ء بمطابق ۱۸ فتح ۱۳۵۸ ہش بروز منگل صبح دس بجے شروع ہو کر دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے انتہائی روح پرور ماحول میں تین دن تک جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۰ دسمبر بروز جمعرات شام کے ۵ بجے نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

وعدہ و بشارتِ الٰہی یاتون من کل فجٍّ عمیق و یاتیک من کل فجٍّ عمیق - کے تحت امسال بھی ہندوستان کے تمام صوبوں کے علاوہ دنیا کے دور دراز ممالک سے شمعِ احمدیت کے پروانے دیوانہ وار اپنے روحانی مرکز اور تخت گاہِ مہدی میں جمع ہوئے۔ چنانچہ ہندوستان کے جنوبی کنارے کنیا کماری سے لے کر شمالی حصہ سری نگر (کشمیر) اور مشرق سے لے کر مغرب تک کی جماعتوں کے نمائندے کثیر تعداد میں اس مقدس روحانی اجتماع میں شریک ہوئے۔

حسب سابق امسال بھی حیدر آباد سے ایک سپیشل بوگی کے ذریعہ احباب و مستورات کی ایک معقول تعداد کو جلسہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔

ہندوستان کے علاوہ ماریشس، جرمنی، ڈنمارک، انگلینڈ۔ کینیڈا۔ امریکہ۔ پاکستان۔ بنگلہ دیش۔ اسرائیل۔ اُردن۔ غانا۔ ہالینڈ۔ ٹرینیڈاڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ ملائشیا۔ اور زیورچ سے بھی سینکڑوں کی تعداد میں احمدی احباب و مستورات تشریف لائے۔ اور یہ بات ہمارے لئے نہایت درجہ ازدیادِ ایمان کا باعث ہی کہ پچھلے سالوں کی نسبت امسال اتنی کثیر تعداد میں مہمانانِ کرام تشریف لائے کہ نہ صرف ہماری جلسہ گاہ بلکہ نمازوں کے اوقات میں ہر سہ مرکزی مساجد بھی ان ایام میں نمازیوں سے کھچا کھچ بھری رہیں۔

یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے بھارت کی مختلف ریاستوں سے قریباً ۲۴۰۰ مہمانانِ کرام تشریف لائے - اور غیر ممالک سے تشریف لانے والے احباب کی تعداد اندازاً ۲۰۰ دو صد رہی۔

غیر ملکی زائرین کا تعارف

مورخہ ۱۸ دسمبر ۷۹ء بعد نمازِ فجر مسجد مبارک میں بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے بعض احباب کا تعارف کرایا گیا۔ جو بہت ایمان افروز نظارہ پیش کر رہا تھا۔ ہر زائر کا چہرہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے عظیم الشان روحانی انقلاب کی زندہ تصویر تھا۔

سب سے پہلے محترم ہدایت اللہ صاحب ھبش جو جرمنی سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ نے اپنا تعارف کرایا - اور بتایا کہ امسال جرمنی سے چار افراد پر مشتمل ایک وفد آیا ہے جبکہ جرمنی کے تمام احباب جماعت قادیان کی زیارت کی دلی تڑپ رکھتے ہیں۔

اس کے بعد ڈنمارک سے آئے ہوئے ایک اور سفید روحانی پرندے محترم حاجی نوح ہیلنسن نے سورۃ الفتح کی آخری آیات [illegible] اور تجوید کے ساتھ تلاوت کرنے کے بعد بتایا کہ یہاں آنے کے بعد مجھے جو روحانی مسرت حاصل ہوئی ہے اور جو سرور حاصل کرتا ہوں اس کا الفاظ میں ذکر کرنا میرے لئے ناممکن ہے۔ آپ نے مختصر طور پر ڈنمارک کی جماعت کا تعارف پیش کیا۔

تیسرے نمبر پر محترم طٰہٰ محمد قزق صاحب جو شرقِ اُردن سے تشریف لائے ہیں نے اپنے قبولِ احمدیت کی مختصر داستان سُنائی - آپ اصل میں حیفا (فلسطین) کے رہنے والے ہیں۔ اور جوشیلے احمدی بزرگ ہیں۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق منور صاحب مبلغ ماریشس نے اپنا تعارف کرایا۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے ۱۹۷۰ء سے اب تک ماریشس

(باقی صفحہ ۵ پر)

مالک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۷ رفتح ۱۳۵۸ ہش

پروانوں کا والہانہ جذبہ شوق و وارفتگی

اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے یوں تو انسانی زندگی کا ہر پل اور ہر لمحہ انتہائی قیمتی اور غایت درجہ اہمیت کا حامل ہے۔ مگر کیا ہم نے کبھی اس حقیقت پر غور بھی کیا کہ ہماری زندگی میں ایسے کتنے بیش قیمت اور زرّیں لمحات گزرے جن کے بیت جانے کا ہمیں حقیقی احساس اور ملال ہوا۔ اور ہم گزر جانے والی ان قیمتی ساعتوں کے دوبارہ لوٹ آنے کے لئے دلی آرزومند ہوئے ـــــ ؟؟ ـــــ شاید بہت کم اور برائے نام ـــــ !!

سچ پوچھئے تو عمر ناپائدار جو یوں بھی انتہائی مختصر اور محدود سے دائرے میں سمٹی ہوئی ہے کی بیشتر قیمتی گھڑیاں کچھ ایسے لاشعوری طور پر ہماری محدود و مختصر سی زندگی کے دائرے سے نکلتی چلی جاتی ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں ہمارا یہ محدود سا دائرۂ حیات رفتہ رفتہ غیر محسوس طریق پر یوں تنگ اور تنگ ـــــ اور بھی زیادہ تنگ ہوتا چلا جاتا ہے کہ امروز و فردا کے لاتعداد افکار و مسائل کی گنجلکوں میں ہر آن سرگردان رہنے کے باعث ہمیں اُن کے گزر جانے کا ذرّہ برابر احساس تک نہیں ہونے پاتا ـــــ اور اگر ایسا ہو سکتا تب بھی شاید یہ امر انسان کے نازک احساسات اور ذہنی کیفیات پر اپنے خوشگوار اثرات مرتّب نہ کرتا۔

لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ہماری زندگی کی تمام ساعتیں اسی طور سے ہمارے ادراک میں آئے بغیر رائیگاں چلی جاتی ہیں۔ بلکہ خواہ زیادہ نہ سہی چند اور برائے نام ہی سہی کچھ نہ کچھ بیش قیمت لمحے ایسے بھی ضرور ہوتے ہیں جو حاصلِ کائنات اور سرمایۂ حیات ہونے کی وجہ سے کبھی فراموش نہیں کئے جا سکتے۔ ان ناقابلِ فراموش ساعتوں کی دلنواز یادوں کے گہرے نقوش ذہن و ادراک کے پردوں پہ کچھ اس طور سے نقش ہو جاتے ہیں کہ لاکھ چاہنے پر بھی اُنہیں مٹایا نہیں جا سکتا۔

کچھ ایسے ہی بیش قیمت اور یادگار لمحے ابھی چند روز ہوئے ہماری زندگی میں بھی آئے۔ اور اپنی خوشگوار و دل فریب یادوں کے گہرے نقوش ہمارے ذہن و دل کے اوراق پر ثبت کر گئے۔

ہماری مُراد قادیان دارالامان میں منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ کے اٹھاسیویں سالانہ اجتماع کے انتہائی پُر کیف و سرور آگیں ایّام رفتہ سے ہے جن کی آمد و استقبال کے لئے بہت پہلے سے ہر دل انتہائی بے چینی اور بے قراری کے ساتھ منتظر اور ہر آنکھ ایک والہانہ شوق اور جذبۂ وارفتگی کے عالم میں فرشِ راہ تھی ـــــ !! یہ بیش قیمت لمحے آئے اور انتہائی سُرعت سے گُزر بھی گئے۔ مگر کچھ اس دل آویز، اچھوتے اور نرالے انداز کے ساتھ کہ دل و نگاہ ایک عرصہ تلک ان کے رُوحانی سرور و دل آویزی کو محسوس کرتے رہیں گے۔ اور کام و دہن مدّتوں اُن کی لذّت و حلاوت سے شاد کام ہوتے رہیں گے۔

جلسہ سالانہ کے مقررہ بابرکت ایام کی آمد آمد سے بہت عرصہ پہلے سے ہی دیارِ حبیبؑ کے پاسبان و محافظ ہونے کے ناطے قادیان کی اِس چھوٹی سی مقدس بستی کے مکینوں کے دِلوں میں اپنے آقا و مقتدیٰ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے آنے والے قابلِ صد احترام مہمانوں کی پیشوائی اور اُن کی بے لوث خدمات بجالانے کی سعادتِ عظمٰی کے حصُول کے لئے کس قدر جذبۂ شوق و وارفتگی کارفرما تھا، اس کا اندازہ ان کے قلوب کی اتھاہ گہرائیوں میں نہ اُتر کر صرف اُن کی پُرشوق نگاہوں میں جھانک کر بھی کیا جا سکتا تھا ـــــ قادیان کے مختصر سے درویشانہ ماحول میں ساکنینِ قادیان کی معیشت کے انتہائی محدود ذرائع سے کون آگاہ نہیں۔ مگر ـــــ اپنی اِسی بے سروسامانی کے عالم میں بھی قادیان کے ہر احمدی کی یہی خواہش اور دِلی تڑپ تھی کہ وُہ آنے والے اپنے عزیز اور قابلِ احترام بھائیوں کی خدمت اور اُنہیں ہر ممکن آرام و سہولیات مہیا کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق و سعادت پا سکے۔ اور پھر جس حد تک اللہ تعالےٰ نے ہر فرد کو ہمّت عطا فرمائی۔ لاریب اُس نے اپنے اِس جذبۂ شوق کی تکمیل میں کسی نوع کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

یہ تو تھی اُس جذبۂ شوق و وارفتگی کی بات جس کا تعلق صرف اہالیانِ قادیان سے ہے۔ جہاں تک بے لوث جذبۂ ایثار و قُربانی کا تعلق ہے اِس جہت سے بلاشبہ ہمارے اُن مہمان بھائیوں کا عملی نمونہ کہیں زیادہ قابلِ رشک و ستائش ہے جنہوں نے محض مامورِ وقت کی آواز پر والہانہ لبّیک کہنے کی سعادت اور اپنے ربِّ جلیل و قدیر کی رضا و خوشنودی کے حصُول کے لئے دُور دراز مسافتوں کو طے کر کے سفر کی ناقابلِ برداشت صعوبتیں اُٹھائیں ـــــ زندگی کے میسّر آرام و آسائش کو بالائے طاق رکھتے ہوئے موسم سرما کی شدّت و یخ بستگی کا مقابلہ کیا ـــــ اپنے دُنیوی علائق، بیش قیمت اوقات اور روزمرّہ کی اہم مصروفیات کو ہر قسم کے اندیشۂ سُود و زیاں سے بے نیاز ہو کر پسِ پُشت ڈالا۔ غیر معمولی طور پر طویل و اُکتا دینے والے سفر کے اخراجاتِ کثیر کا بارِ گراں انتہائی خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیا۔ اور پھر یہ نہیں کہ یہاں آکر اُنہوں نے سفر کی تکان یا موسم کی شدّت کی کچھ پرواہ کی ہو ـــــ نہیں، ہرگز نہیں ـــــ !! بلکہ جلسہ سالانہ کے ان مختصر سے معدودے چند ایام میں ان کی ہمہ وقت دینی مصروفیات، شبانہ روز علمی و رُوحانی مشاغل اور فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر سے قادیان کی بظاہر خاموش و ساکت گلیوں کی وُہ رونق پھر عود کر آگئی جس نے عہدِ رفتہ کی خوش گوار یادیں تازہ کر دیں۔ انہوں نے اپنے مختصر سے قیام کا ایک ایک لمحہ زاہد شب زندہ دار بن کر تہجد و نوافل، اجتماعی و انفرادی متضرعانہ دُعاؤں، عبادات و ذکرِ الٰہی، مقاماتِ مقدسہ کی زیارت، سیر روحانی اور علمی مجالس میں شمولیت، صحبتِ صالحین سے اکتسابِ فیض کی کوشش و جستجو، وفات یافتگان بھائیوں کے لئے دُعائے بخشش و مغفرت اور اسی نوع کی بے شمار دُوسری دینی مصروفیات کے لئے اس طور سے وقف کر دیا گویا ان میں سے ہر ایک کسی امتحان گاہِ عمل میں کھڑا کر دیا گیا ہے۔ آنے والے مہمان بھائیوں کے دِلوں میں موجزن خلوص و محبت اور شوق و وارفتگی کے اِن والہانہ جذبات کے مقابلہ میں بلاشک ہمیں اپنا جذبۂ خدمت بھی ماند دکھائی دینے لگا اور ہم اپنی بے سروسامانیوں اور محدود ذرائعِ معیشت کے پیشِ نظر یہ کہنے پر مجبور ہوتے کہ اکرامِ ضیف اور خاطر خواہ مہمان نوازی کے جو ادنیٰ ترین اور بنیادی تقاضے تھے گو ہم نے انہیں اپنی بساط کے مطابق پُورا کرنے کی حتی الامکان سعی ضرور کی۔ مگر ؏

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہُوا

لیکن الٰہی جماعتوں کے مخلصانہ دِلی جذبات کی گہرائی اور پاکیزگی کو مادّی پیمانوں سے تو ناپا ہی نہیں جا سکتا۔ بے شک اپنے محدود اسباب و ذرائع کے اعتبار سے ہم اپنے بھائیوں کی کماحقہٗ خدمت نہ بجا لا سکے ہوں۔ تاہم ہمارے قلوب کی اتھاہ گہرائیوں میں ذاتی طور پر اُن کے اور ان کے جذبۂ ایثار و قُربانی کے تئیں احترام و قدر دانی اور خالصتاً للّٰہی محبّت کا جو بحرِ ناپیدا کنار موجزن ہے۔ اس کی پیمائش کسی مادّی آلے سے نہیں ہو سکتی۔

آج ـــــ جبکہ ہمارے یہ بھائی اِس مقدس بستی اور جلسہ سالانہ کے اِن بابرکت ایّام سے اللہ تعالےٰ کی بے پایاں رحمتیں اور اس کے بے کراں افضال اپنی جھولیوں میں سمیٹ کر واپس اپنے مستقر کی طرف لوٹ چکے ہیں یا لوٹنے والے ہیں۔ اُن کی جُدائی کے احساس سے ہمارے دِلوں کا غمگین و پژمُردہ ہونا طبعی امر ہے۔ سچ پوچھئے تو ہمیں قادیان کے مقدس در و بام بھی اپنے ان جگر گوشوں کی جُدائی میں افسردہ سے دِکھائی دیتے ہیں ـــــ بُجھے بُجھے سے اِس ماحول اور گھٹی گھٹی سی اِس فضا میں اگر ہم اپنے جانے والے مہمان بھائیوں کو کچھ اور نہیں دے سکے تو کم از کم اُن کے حق میں ہمارے دِل کی گہرائیوں سے نکلنے والی یہ دردمندانہ دُعائیں ضرور ہر آن اُن کے شاملِ حال رہیں گی کہ :-

اے شمع احمدیت کے جاں نثار پروانو ! ـــــ اللہ تعالیٰ آپ کے اِس والہانہ جذبۂ شوق و وارفتگی میں مزید فراوانی عطا فرمائے۔ خُدائے ذوالجلال کی بے شمار رحمتیں اور لاتعداد افضال ہر آن آپ پر مُوسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتے رہیں۔ اِس مقدس بستی میں جہاں آپ کا آنا آپ کے لئے ہر جہت سے بابرکت ثابت ہو، وہاں پے در پے نازل ہونے والی یہ آسمانی برکات صرف آپ کی اپنی

(آگے دیکھئے ص۱۱ پر)

قادیان میں منعقدہ جماعت احمدیہ بھارت کے اٹھاسیویں (۸۸) سالانہ اجتماع کے موقعہ پر امسال فرمودہ

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ الودود کا انتہائی روح پرور اور بصیرت افروز پیغام

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے موصولہ اس انتہائی روح پرور و پُر معارف اور بصیرت افروز پیغام کا مکمل متن قارئین بدر کے افادہ روحانی کی غرض سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے جسے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۱۸؍ فتح (دسمبر) کے پہلے اجلاس میں حاضرین جلسہ کے سامنے پیش فرمایا اور جس کا ابتدائی حصہ آل انڈیا ریڈیو جالندھر سے مورخہ ۲۲ فتح (دسمبر) ۱۹۷۹ء کی صبح کو [illegible] بج کر چالیس منٹ پر نشر بھی کیا گیا ...... ایڈیٹر بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

جان سے پیارے بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کو احمدیت کے دائمی مرکز، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مولد و مدفن میں ایک بار پھر جمع ہونا اور قادیان میں جماعت احمدیہ کے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ میں شامل ہونا باعث برکت و سعادت ہو۔ اس سعادت کے حصول پر آپ اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ جلسہ سے زیادہ سے زیادہ برکات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ دعاؤں پر بہت زیادہ زور دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی بساط کے مطابق عاجزانہ اور حقیر قربانیوں کو پیش کرکے اس سے اس کے غیر محدود فضلوں کے طالب ہوں گے۔

ہمیں اس امر کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ خالص اور حقیقی اسلام ایک بہت بڑی آسمانی دولت اور نعمت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ اس عظیم آسمانی نعمت کا مقصد کیا ہے؟ یہی کہ ہم اپنے حیّ و قیوم اور قادر و توانا خدا سے زندہ تعلق قائم کریں جو واحد و لاشریک ہے نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں۔ وہ بے مثل و مانند ہے۔ ہمارا رب ہر قسم کے نقائص اور کمزوریوں سے پاک ہے۔ ہر شئی اسی کے سہارے زندہ اور قائم ہے۔ وہ ازلی ابدی ہے۔ اور تمام صفات حسنہ سے متصف۔ اس کی صفات کے جلوے غیر محدود ہیں۔ یہی وہ خدا ہے جس کے ساتھ تعلق قائم کرنا مذہب کی اصل غرض و غایت ہے۔ اور اسی تعلق کو قائم کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"انبیاء علیہم السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور انکی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کی شناخت کریں۔ اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۱)

اور فرمایا:۔

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کرکے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کردوں"۔ (لیکچر لاہور)

خدا تعالیٰ کو شناخت کرنے اور گناہ آلود زندگی سے نجات پانے کا اب بجز اس کے اور کوئی ذریعہ نہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو مضبوطی سے تھامیں اور حضور کے واسطہ اور وسیلہ سے خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کریں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل قدرت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے۔ جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں پکڑا۔ اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی وہ ہمارا سچا خدا بے شمار برکتوں والا ہے اور بے شمار قدرتوں والا ہے اور بے شمار حسن والا احسان والا۔ اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں"۔ (نسیم دعوت)

یہی وہ زندہ اور حی و قیوم خدا ہے جسے آج ہم نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے احمدیت کے ذریعہ پایا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی دولت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے اور اس دولت کی قدر کرنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر ایمان دار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے تمہارے بزرگ آباء گذر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں۔ وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے"۔ (فتح اسلام)

قادیان کی اسی بستی میں جس میں آپ آج جمع ہیں خدا تعالیٰ نے ۱۸۸۹ء میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھی تھی جس کے سپرد تمام دنیا میں اور تمام ادیان پر دین اسلام کو غالب کرنے کا عظیم کام کیا گیا تھا۔ آج سے دس سال بعد یعنی ۱۹۸۹ء میں ہماری جماعتی زندگی پر ایک سو سال گذر چکے ہوں گے۔

میں جماعت کو کئی بار بتا چکا ہوں کہ ہماری جماعتی زندگی کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اب اس صدی کے آغاز میں دس برس کا قلیل عرصہ باقی ہے۔ اور ان دس سالوں کی مدت میں ہم نے اپنے آپ کو۔ اپنی اولاد کو اور جماعت میں نئے شامل ہونے والے بھائیوں کو اس بات کا اہل بنانا ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کی صدی کا شایان شان استقبال کر سکیں۔

اس موقعہ پر میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آپ جو مہدی علیہ السلام کی جماعت کے افراد ہیں، مہدی علیہ السلام کے بلند مقام آپ کی ارفع شان اور آپ کے عالی مرتبہ کو شناخت کریں۔

مہدی علیہ السلام کا مقام کیا ہے؟ اس کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ میں صرف ایک موعود کے ظہور کی بشارت دی ہے جو آپ ہیں۔ اور ان تیرہ سو سال میں پیدا ہونے والے کروڑہا امتیوں میں سے صرف ایک مہدی علیہ السلام کے متعلق اپنے ماننے والوں کو یہ حکم دیا کہ ان میں سے جو مہدی کا زمانہ پائیں اسے میرا سلام پہنچائیں۔ پھر مہدی علیہ السلام کے مقام کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"مہدی میرا بیٹا ہے۔ اس کا نام میرا نام ہے اور اس کی کنیت میری کنیت وہ صورت و سیرت کے لحاظ سے سب انسانوں سے زیادہ میرے ساتھ مشابہت رکھتا ہے"۔

خود حضرت مہدی علیہ السلام اپنے مقام اور مرتبے کے بارے میں فرماتے ہیں:

"بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو امت کے لئے ابتدا سے موعود تھا۔ اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہِ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں

مقرر کیا گیا تھا۔ جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ میں ہی ہوں"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"اس نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے مجھے اس نے تشبیہ دی کہ وہی میرا نام رکھ دیا چنانچہ آدم، ابراہیم، نوح، موسیٰ، داؤد، سلیمان، یوسف، یحییٰ عیسیٰ وغیرہ تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے۔ اور اس صورت میں گویا تمام انبیاء گذشتہ اس امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے"۔

خطبہ الہامیہ میں حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے مقام اور مرتبے کا بیان یوں فرمایا ہے۔

مَنْ فَرَّقَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْمُصْطَفٰى فَمَا عَرَفَنِيْ وَمَا رَاٰنِيْ۔

سو مہدی علیہ السلام کے پیروکار کی حیثیت سے اور آپ کے غلاموں میں شامل ہونے کے لحاظ سے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم آپ کی عظمت اور رفعت کا صحیح ادراک کریں اور آپ کے عظیم الشان مرتبہ اور ارفع اور اعلیٰ مقام کی حقیقی شناخت کریں۔

ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم اپنے نفوس کا اور اپنی اولاد کا جائزہ لیں اور محاسبہ کریں کہ کیا ہم حقیقی معنوں میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کے پیروکار کہلانے کے حق دار ہیں۔ کیا ہم ان ذمہ داریوں کو پورا کر رہے ہیں جو مہدی علیہ السلام کے غلاموں پر عائد ہوتی ہیں؟

اس بات پر غور کریں اور اپنے نفوس اور اپنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ آپ محمدی فوجوں کے سپہ سالار کی فوج کے سپاہی بن سکیں۔ غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں حصہ لینے کے حقدار بننے کے لئے اور مہدی علیہ السلام کے حقیقی جانثار بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان روحانی خزائن سے فائدہ اٹھائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مہدی علیہ السلام نے تقسیم فرمائے یہ خزائن یہ روحانی مائدہ آج بھی حضرت مہدی علیہ السلام کی کتب اور ملفوظات کی صورت میں ہمارے پاس ہے ان کو پڑھنا اور تواتر سے پڑھنا اور ان پر غور و فکر کرنا کس قدر ضروری ہے، یہ حضرت مہدیؑ کے ان ارشادات سے ظاہر ہے:۔

"مُردوں کے زندہ ہونے کے لئے بہت سا آبِ حیات خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی دیا ہے بے شک جو شخص اس میں سے پیئے گا زندہ ہو جائے گا بلاشبہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میرے کلام سے مردے زندہ نہ ہوں اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجذوم صاف نہ ہوں تو میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں آیا"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ یوسف کے اناج کے ذخیرہ سے لوگوں کی جان بچائی۔ اسی طرح خدا نے اس جگہ مجھے بھی ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے جو شخص اس غذا کو سچے دل اور پورے وزن کے ساتھ کھائے گا میں یقین رکھتا ہوں کہ ضرور اس پر رحم کیا جائے گا"۔

پس ہمیں دعا کرنی چاہیئے اور ہر وقت اس بات کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے کہ ہم اور ہماری اولادیں اس غذا کو پورے وزن اور سچے دل سے کھانے والوں میں شامل ہوں اور ہمیشہ اس روحانی مائدہ کے حریص رہیں۔

اس جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر میں آپ سے یہی کہوں گا کہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور ان دس سالوں کے اندر اپنے نفوس میں ایسی تبدیلی پیدا کریں اور اپنی اولاد کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ ہم غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال کرنے کے اہل ثابت ہوں۔

برادران! ہمیں ہمیشہ سوچتے رہنا چاہیئے کہ ہم نے احمدیت کے نور سے کیا فائدہ اٹھایا اور کس حد تک اس کی قدر کی۔ احمدیت کی حقیقی قدر یہی ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق قائم کریں اور قائم رکھیں۔ ہم اس کی قدرتوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں اور اس کی صفات کے جلووں کے نور سے نہ صرف خود منور ہوں بلکہ آگے اپنی اولادوں کو بھی منور کریں اور کوشش کریں کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ یہ زندہ تعلق ہمیشہ ہم میں اور ہماری نسلوں میں قائم رہے۔ یہی ہماری دولت ہے اور اسی میں ہماری زندگی اور بقا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُسی میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔"

ہم زندہ ہیں تو محض اس کے سہارے۔ اور قائم ہیں تو محض اسی کے فضلوں پر۔ خدا کے وعدوں پر کامل یقین رکھیں۔ مہدی معہود علیہ السلام اپنے مشن میں کامیاب ہوں گے۔ ساری دنیا کے دل اسلام کے نور سے منور ہوں گے۔ ساری دنیا کے دلوں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت قائم ہوگی۔ ساری دنیا خدائے واحد کے آگے جھکے گی۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے بے شمار جلوے دیکھے۔ خدا تعالیٰ کے بے شمار نشان جو موسلادھار بارش سے بھی زیادہ نازل ہوتے دیکھے۔ ہر مشکل میں وہ ہمارا سہارا بنا۔ ہر آزمائش میں اس نے ہمیں اپنے فضل سے کامیاب کیا۔ ہر آن وہ ہمارا حافظ و ناصر رہا۔ پس خدا ہی کی طرف ہمیشہ نگاہ رکھیں۔ اسی کی پناہ میں ہمیشہ رہیں۔ اسی سے اور زیادہ فضلوں اور زیادہ رحمتوں۔ اور زیادہ پیار۔ اور زیادہ قرب۔ اور زیادہ خوشنودی اور رضا کے طالب و خواستگار رہیں۔ کہ وہی ہمارا ملجا و ماویٰ ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین:۔

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

۹ - ۱۲ - ۱۳۵۸/۱۹۷۹

اعلانات نکاح

مؤرخہ ۱۲/۹ ۱۹ کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا اور ایجاب و قبول کے بعد ان سب رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت اجتماعی دُعا فرمائی:۔

(۱) عزیزم محمد مظہر الدین احمد ابن مکرم محمد صادق صاحب احمدی حیدرآباد کا نکاح عزیزہ قدسیہ بیگم سلمہا بنت مکرم مرزا احمد اللہ بیگ صاحب (جو محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی نواسی ہیں) کے ہمراہ مبلغ دس ہزار یکصد روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔

مکرم محمد صادق صاحب نے اس موقعہ پر ۱۰/- روپے شکرانہ فنڈ۔ ۱۰/- روپے اعانت بدر۔ اور ۱۰/- روپے درویش فنڈ میں اور مکرم مرزا احمد اللہ بیگ صاحب نے ۲۰/- روپے شکرانہ فنڈ میں ۱۵/- روپے اعانت بدر میں اور ۱۵/- روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(۲) عزیزم سید افتخار حسین ابن مکرم سیٹھ سید عمر صاحب حیدرآباد کا نکاح عزیزہ طاہرہ صدیقہ سلمہا بنت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان کے ہمراہ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔ عزیز موصوف نے اس موقعہ پر ۲۰/- روپے شکرانہ فنڈ میں اور ۱۰/- روپے شادی فنڈ میں۔ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں اور ۱۰/- روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

(۳) عزیزم انور حسین احمد ابن مکرم اکبر حسین احمد صاحب حیدرآباد کا نکاح عزیزہ آمنہ صدیقہ سلمہا بنت مکرم رحمت اللہ غوری صاحب یادگیر کے ساتھ پڑھا گیا۔

اس موقعہ پر مکرم رحمت اللہ غوری صاحب نے شکرانہ فنڈ میں ۱۰/- روپے۔ اعانت بدر میں ۵/- روپے درویش فنڈ میں ۱۰/- روپے اور مکرم اکبر حسین صاحب نے ۲۰/- روپے شکرانہ فنڈ میں۔ ۱۵/- روپے اعانت بدر میں اور ۱۵/- روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

(۴) عزیزم عبدالسلام صاحب ولد مکرم عبدالسبحان صاحب رائچوری کا نکاح عزیزہ ذکیہ بیگم سلمہا بنت مکرم نذیر احمد صاحب حیدرآبادی کے ساتھ مبلغ دو ہزار یکصد روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔

مکرم عبدالسلام صاحب نے اس موقعہ پر ۱۰/- روپے شادی فنڈ میں۔ ۱۰/- روپے شکرانہ فنڈ میں اور ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں فجزاہم اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت سے درخواست ہے۔ مذکورہ ان تمام رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا فرماویں:۔

خاکسار: محمد معین الدین احمدی

امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد (دکن)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۸۸ واں جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

میں خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ آپ نے بتایا کہ مارشس میں ایک مقام ایسا بھی ہے جس کو زمین کا کنارہ کہا جاتا ہے۔ جہاں پر ہماری جماعت ہے۔ اس طرح خدا تعالیٰ کی یہ بشارت پوری ہوئی جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دی تھی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" آپ نے بتایا کہ مارشس میں پانچ ہزار سے زائد احمدی آباد ہیں۔ اور سات خوبصورت مساجد ہیں۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے مارشس سے امسال ۴۲ افراد پر مشتمل وفد آیا ہوا ہے۔ آپ نے بعض افراد کا جو وفد میں آئے ہوئے ہیں تعارف کروایا۔

اس کے بعد ایک عربی دوست مکرم حسن محمود صاحب عودہ نے اپنا تعارف کرایا۔ آپ کبابیر حیفا کے رہنے والے ہیں اور چند ماہ سے یہاں اردو سیکھنے کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔

آخر میں انگلینڈ سے آئے ہوئے بعض معزز مہمانوں نے مختصر طور پر اپنا تعارف کرایا۔ یہ تقریب بفضلہ تعالیٰ بہت ہی ایمان افروز اور ایمانوں کو جلاء دینے والی تھی۔

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا پہلا اجلاس

مورخہ ۱۸ دسمبر کو جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس ٹھیک دس بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت محترم حافظ الٰہ دین صاحب درویش کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔

پرچم کشائی تلاوت کلام پاک کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب FLAG POST کی طرف تشریف لے گئے۔ اور آپ نے لوائے احمدیت کی پرچم کشائی فرمائی۔ اس وقت تمام حاضرین نے احتراماً کھڑے ہوئے زیر لب دعائیں کرتے رہے۔ جوں ہی لوائے احمدیت فضائے قادیان کی بلندیوں میں اپنی پوری شان اور وقار سے لہرانے لگا۔ تمام ماحول حاضرین کے نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے معمور ہوگیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم رقت آمیز انداز میں سنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

افتتاحی خطاب

بعدہٗ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی افتتاحی صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور احسانوں کا جس قدر بھی شکر بجا لائیں کم ہے۔ اس کے فضلوں اور احسانوں میں سے ایک بہت بڑا فضل یہ ہے کہ اس نے آج آپ تمام بہنوں اور بھائیوں کو قادیان کی مقدس بستی میں جمع ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔

دنیاوی لوگ محض سیر و تفریح کی غرض سے دور دراز ممالک کا سفر اختیار کرتے ہیں اور اس مقصد کے لئے ہزاروں روپے خرچ کرتے ہیں۔ اس کے بالمقابل آپ خدا تعالیٰ کے وہ عاجز بندے ہیں جو بے شک دنیا کی نظروں میں تو کوئی حیثیت نہیں رکھتے مگر حقیقت میں آپ ہی وہ خوش قسمت وجود ہیں جن کو نہ صرف مامور زمانہ کی شناخت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ بلکہ اس مامور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محض حصول رضائے الٰہی کی غرض سے قادیان کی اس مقدس بستی میں جمع ہونے کی بھی توفیق ملی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس موقعہ پر آپ کے سامنے وہ اغراض و مقاصد پیش کروں جن کی خاطر حضور علیہ السلام نے اس جلسہ سالانہ کا قیام فرمایا۔ تا آپ ان ایام میں خصوصیت سے انہیں مدنظر رکھیں۔

اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے جلسہ سالانہ کی عظیم اور گوناگوں برکات کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض قیمتی و زرّیں ارشادات پڑھ کر سنائے۔ اور بتایا کہ آپ کا ایک ایک لمحہ چونکہ بہت قیمتی ہے لہٰذا آپ اس کا صحیح مصرف کریں۔ آپ کی راتیں تہجد اور دعاؤں سے معمور اور دن ذکر الٰہی سے منوّر ہونے چاہئیں۔ آپ کی زبانوں پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کا ورد ہو اور آپ کے قلوب کی گہرائیوں سے محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کو یاد کر کے آپؐ پر درود و سلام جاری رہے۔

آخر میں محترم موصوف نے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کے حق میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ بعض دعائیں پڑھ کر سنائیں۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم ان دعاؤں کو ہم سب کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر کے بعد ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا فرمائی جس میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی درازیٔ عمر اور آپ کے مقاصد عالیہ کی تکمیل کے لئے اور پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کے عالمگیر غلبہ کے دن قریب سے قریب تر لانے کے لئے دعائیں کی گئیں۔

پیغام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ

اجتماعی دعا کے بعد آپ نے اس جلسہ سالانہ کے لئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارسال فرمودہ رُوح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ (جس کا مکمل متن بدر کی اسی اشاعت میں دوسری جگہ درج کیا جا رہا ہے ایڈیٹر)

پیغامات

بعدہٗ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے اس موقعہ کے لئے ملک کی بعض اہم اور نامور شخصیتوں کی جانب سے موصولہ نیک و مخلصانہ خواہشات پر مشتمل تہنیتی پیغامات پڑھ کر سنائے۔

(یہ پیغامات انشاء اللہ تعالیٰ بدر کے آئندہ شمارہ میں شائع کئے جائیں گے۔ ایڈیٹر)

ثبوت ہستی باری تعالیٰ
(مجیب الدعوات)

ان پیغامات کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مذکورہ عنوان پر محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پروفیسر علم ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد نے نہایت ایمان افروز انداز میں تقریر فرمائی۔

آپ نے سب سے پہلے قبولیت دعا کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک زندہ جاوید ثبوت بتاتے ہوئے رب اور بندے کے درمیان دعاؤں کے رشتہ کو احسن پیرائے میں بیان کیا۔ اس ضمن میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور ان کے شاندار نتائج پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد حضرت رسول کریم صلعم کے جلیل القدر فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قبولیت دعا کے کئی واقعات سناتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ کی اس للکار کو دہرایا کہ ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

فاضل مقرر نے آیت قرآنی

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ۔

کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے خود اپنی ہستی اور وجود کا ثبوت قبولیت دعا کے ذریعہ ثابت ہونا بتایا ہے۔ فاضل مقرر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور آپ کے ذریعہ قبول ہونے والی بے شمار دعاؤں کو خدا تعالیٰ کے وجود کے زندہ اور زندگی بخش ہونے کے ثبوت میں پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے خلفاء کے ذریعہ بھی اس زمانہ میں خدا تعالیٰ اپنے وجود کا ثبوت دے رہا ہے۔

اس ایمان افروز تقریر کے بعد مکرم عبد الخالق صاحب ملکانہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

اسلام اور آزادیٔ ضمیر

اس نشست کی دوسری تقریر برادرم مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائم مقام ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام کا یہ دعوےٰ ہے کہ وہ دین فطرت ہے۔ اس نے انسانی فطرت کے عین مطابق تعلیمات پیش کی ہیں جو ہر زمانہ میں قابل عمل ہیں اور جس کے نتیجہ میں نہ صرف انسان کی روحانی استعدادیں ترقی پذیر ہو کر قرب الٰہی کے راستہ پر گامزن ہوتی ہیں۔ بلکہ معاشرتی لحاظ سے بھی ان کے نتیجہ میں پُرامن فضا پیدا ہوتی ہے۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ ضمیر کی آزادی انسان کا فطری اور پیدائشی حق ہے اور اسلام ہی وہ پہلا مذہب ہے جس نے حریتِ فکر اور آزادیٔ ضمیر کا علم بلند کیا۔ یو۔ این۔ او نے ۱۹۴۸ء میں جو منشورِ حقوقِ انسانی منظور کیا تھا وہ اصل میں اسلام ہی کی تعلیمات کی بنیاد پر مرتب کیا گیا تھا۔ اور اسے ہم بجا طور پر اسلامی تعلیمات و اصول کی بازگشت اور ان کی عظمت و برتری کا اقرار کہہ سکتے ہیں۔

آپ نے اپنی تقریر میں انسانی مساوات اور آزادیٔ ضمیر سے متعلق اسلامی تعلیم بیان کرتے ہوئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی میں رونما

ہونے والے کئی واقعات بیان فرمائے جو سامعین کے ازدیادِ ایمان کا باعث بنے۔ اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے اسلام کی مختلف تعلیمات اور حضور اقدس صلعم کے پاکیزہ نمونوں کی روشنی میں ناقابلِ تردید رنگ میں ثابت فرمایا کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ نیز یہ کہ آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ ضمیر کے اسی بنیادی حق کی ترویج کے لئے موجودہ دور میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے اور انشاء اللہ آئندہ غلبۂ اسلام اس مقدس جماعت کے ذریعہ ہی محبت اور پیار کے ساتھ تمام دنیا کے دلوں کو جیت کر ہو گا۔

غیر ملکی زائرین کی تقاریر

اس اجلاس کے آخر میں بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہوئے دو معززز احمدی بھائیوں نے نہایت ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ سب سے پہلے حیفہ فلسطین سے تشریف لانے والے ہمارے احمدی بھائی مکرم حسن محمود صاحب عودہ نے فلسطین میں احمدیت کی داغ بیل اور ترویج و ترقی کا تفصیلی ذکر کیا اور اسی ضمن میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس رض۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مکرم مولوی محمد سلیم صاحب سابق مبلغ فلسطین مکرم مولوی محمد شریف صاحب مکرم مولوی جلال الدین قمر، مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر، مولوی بشیر الدین صاحب، مکرم مولوی محمد صاحب وغیرہم کی گرانقدر تبلیغی مساعی کا جائزہ پیش کیا۔ اور جماعت کی مزید ترقی و کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ یہ تقریر عربی میں ہوئی تھی جس کا ترجمہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے سنایا

دوسرے نمبر پر ڈنمارک سے تشریف لائے ہوئے ہمارے مخلص احمدی بھائی محترم الحاج نوح ہیڈسن صاحب نے تقریر فرمائی اور بتایا کہ آج سے ۱۵ سال قبل دو عیسائی مشنری قادیان آئے تھے۔ یہاں سے واپسی پر انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ جماعت احمدیہ کی حیثیت وسیع سمندر میں ایک معمولی لہر کی سی ہے اور تمام سمندری لہروں کی طرح یہ لہر بھی جلد ختم ہو جانے والی ہے۔ لیکن جیسا کہ انگریزی میں ایک کہاوت ہے

"[illegible]"

[illegible] اسی وقت جرمنی کی دو ماؤں کے [illegible] دو بچے پیدا ہوئے جو آج [illegible] اسلام کے خادم اور فدائی ہیں۔ ان [illegible] ایک عبد السلام صاحب میڈسن [illegible] انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ ڈینش میں [illegible] خود یہ خاکسار ہے

آپ نے جرمنی میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے جواں سال مبلغ مکرم کمال یوسف صاحب۔ مکرم منیر الدین احمد صاحب اور مکرم میر مسعود احمد صاحب کی یکے بعد دیگرے ڈنمارک میں تشریف آوری اور قابلِ ستائش تبلیغی سرگرمیوں اور جماعت کی موجودہ مضبوط پوزیشن کا تفصیلی تذکرہ کیا۔ اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ ڈنمارک کی طرف سے السلام علیکم کا تحفہ پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔

مکرم حاجی نوح ہیڈسن صاحب کی یہ تقریر انگریزی میں ہوئی۔ اس کا اردو ترجمہ بھی محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے فرمایا اس کے بعد یہ اجلاس خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔

پہلا دن ــــ دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر ٹھیک ۲½ بجے محترم سید محمد نور عالم صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب M.Sc. P.h.D کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم چوہدری نور الدین صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک روح پرور نظم سنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے سہ

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دین
دل سے ہیں خدام ختم المرسلین

جماعت احمدیہ کی خصوصیات

اس اجلاس کی پہلی تقریر مذکورہ عنوان پر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ نے کی۔

آپ نے بتایا کہ احمدیت کسی نئے مذہب کا نام نہیں بلکہ حقیقی اسلام جس میں تمام مذاہب کی ثابت شدہ اور قائم رہنے والی صداقتیں پائی جاتی ہیں' کی اس تشریح کا نام ہے۔ جو بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق خدا تعالیٰ کے تازہ الہامات کی روشنی میں موجودہ زمانہ کے سامنے رکھی۔

آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی مختلف خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کا قیام حفاظت قرآن، ثبوت ہستی باری تعالیٰ۔ اثبات قبولیت دعا۔ پیشوایانِ مذاہب کا احترام۔ موجودہ مسلمانوں میں رائج غلط عقائد کا قلع قمع مختلف مذاہب و ملل کے درمیان صلح و امن کا قیام وغیرہ مقاصد کی تکمیل کے لئے

عمل میں آیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس فعال جماعت کے ذریعہ ہی اسلام کی تبلیغ اکنافِ عالم میں پہنچائی نیز یہ کہ آئندہ بھی دنیا میں قیامِ امن اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر قائم شدہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے اور وہ دن قریب ہے جبکہ اسے عالمگیر غلبہ حاصل ہو گا انشاء اللہ

مسیح ہندوستان میں

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ شاہجہانپور کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی۔ ہندوستان میں آپ کی آمد کشمیر میں آپ کی وفات اور وہیں پر آپ کی قبر کے پائے جانے کے بارے میں قرآن مجید کی مختلف آیات اناجیل میں موجودہ شہادات و واقعات۔ تاریخی دستاویزات اور جدید سائنسی تحقیقات پیش فرمائیں۔

آپ نے بتایا کہ یہ موجودہ تحقیقات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس محیر العقول تاریخی انکشاف کے بعد معرض وجود میں آئی ہیں۔ جو آپ نے اپنی تصنیف لطیف 'مسیح ہندوستان میں' میں فرمایا اور جس کے نتیجہ میں تمام دنیا بالخصوص ارض فلسطین سے تعلق رکھنے والی تمام اقوام یہود و عیسائی اور مسلمانوں کے عقائد کی غلطیاں نہ صرف کھل کر سامنے آگئیں بلکہ آپ کی اس تحقیق نے عیسائیت کی بنیاد ہی کو ہلا کر رکھ دیا اور اس طرح آپ نے اپنی بعثت کے عظیم مقصد 'کسرِ صلیب' کی مہم کو بحسن و خوبی انجام تک پہنچایا۔

محترم مولانا صاحب کی اس تقریر کے بعد مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تبلیغی نظم

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

اچھے رنگ میں پڑھ کر سنائی۔

سیرت آنحضرت صلعم

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی ہوئی۔

چونکہ اقوام متحدہ نے موجودہ سال کو بچوں کا سال قرار دیا ہے اس لئے آپ نے اپنی نہایت عالمانہ اور ایمان افروز تقریر کو آنحضرت صلعم کی بچوں پر شفقت اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے موضوع سے مخصوص کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک ہیرا خواہ کتنا ہی قیمتی اور نایاب ہو اگر وہ گرد و غبار اور کیچڑ میں چھپا ہوا ہو تو اس کی قدر معلوم نہیں ہو سکتی حضرت نبی کریم صلعم نے اس طرف توجہ دلاتے

ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہر بچہ فطرت صحیحہ لے کر پیدا ہوتا ہے لیکن اپنے ماحول کے زیر اثر ہو کر وہ نیک یا بد ہو جاتا ہے اسی لئے آپ نے سب سے پہلے جس طرح ایک اچھی فصل کے لئے اچھے بیج اور اچھی زمین کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح شادی بیاہ کے سلسلہ میں پاکیزہ اور دیندار جوڑے کی تلاش پر بہت زور دیا ہے اور نو مولود بچے کی پیدائش سے قبل اس کے لئے دعا کرنے کا حکم دیا بلکہ بچے کی پیدائش کے ساتھ ہی آپ نے اس کی ذہنی اور قلبی پاکیزگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس کے کانوں میں اذان اور تکبیر کی سنت جاری فرمائی اور ابتداء سے ہی بچے کے ماحول اور اس کی غذا کی پاکیزگی کا خاص طور پر خیال رکھنے کا حکم دیا ہے

محترم صاحبزادہ صاحب نے بچوں کی تربیت کے ضمن میں والدین کی ذمہ داریوں اور والدین اور بڑوں کے تئیں بچوں کے رویہ اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف مختلف قرآنی آیات اور فرمان ہائے نبویہ کی روشنی میں توجہ دلائی۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں اس زمانہ میں بچوں اور نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کی بیان فرمودہ پاکیزہ تعلیمات بھی پیش فرمائیں آپ کے اس روح پرور اور دلنشین خطاب کے بعد آج کے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا دن ــــ پہلا اجلاس

مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۷۹ء بروز بدھ صبح دس بجے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم سید فضل احمد صاحب ایم اے (پٹنہ) منعقد ہوا۔ محترم نذیر احمد صاحب بانی کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیزم وحید الدین حسن نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک روح پرور نظم پڑھ کر سنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

اسلام کی نشأۃ ثانیہ دورِ اسلام

اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار محمد کریم مذکورہ بالا عنوان پر ہوئی خاکسار نے اسلام کے ابتدائی زمانہ میں پیدا کردہ عظیم روحانی عالمگیر انقلاب کا ذکر کرنے کے بعد اس زمانہ میں اسلام کی زبوں حالی کا ذکر کیا اور اندرونی و بیرونی طور پر اسلام کو جن نازک حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ان پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ آج اسلامی ممالک میں

بڑا ظلم و ستم ہو رہا ہے وہ اسلام کے مقدس نام پر ہو رہا ہے اور یہ حکمران دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اپنی حکومت کی بنیاد شریعت اسلامی پر رکھ رہے ہیں گویا ان کے نزدیک شریعت اسلام سے مراد صرف چوروں کے ہاتھ کاٹنا زانی کا سنگسار کرنا کوڑے مارنا اور دیگر سزائیں دینا ہی ہے۔

خاکسار نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے ذریعہ دنیا میں پیدا شدہ عالمگیر روحانی انقلاب کا ذکر کیا اور جلسہ میں موجود غیر ممالک سے تشریف لائے ہوئے سینکڑوں معززین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ سفید و سرخ پرندے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہونے والے عظیم روحانی انقلاب اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔

اعتقادی اور عملی رنگ میں آپ نے جو عظیم انقلاب پیدا فرمایا تھا اس کا ذکر کرنے کے بعد خاکسار نے بتایا کہ جب حضرت امام مہدی علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا تو مخالفین نے یہ کہنا شروع کیا کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ امام مہدی مکہ میں خاص حرم شریف میں آئیں گے اور صبح کے وقت نمودار ہونگے اور ان کے ہاتھ میں تلوار ہوگی۔ خدا نے ان کی یہ خواہش بھی پوری کر دی کہ چودھویں صدی کا آخری سال جس دن شروع ہوتا ہے اسی دن صبح کے وقت خاص حرم شریف میں خود ساختہ مہدی ظاہر ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں تلوار کی بجائے موجودہ زمانہ کی مناسبت سے مشین گن تھی مگر اس کے ساتھ ہی یہ اطلاع بھی ملتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان علماء کی خواہش پوری کرنے کے بعد اس مہدی کا خاتمہ بھی کر دیا ہے گویا خدائی ارشاد

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ
الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا
مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا
مِنْهُ الْوَتِينَ

کے مطابق وہ قتل کیا جاتا ہے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت پر ایک اور تصدیقی مہر ثبت ہو جاتی ہے۔

حضرت بابا نانک رح کا تعلق اللہ تعالیٰ سے

اس عنوان پر پنجابی زبان میں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد نے تقریر کی۔ آپ نے گورونانک جی کی سیرت بیان فرمانے کے بعد گورونانک جی کی پیشگوئیاں بیان فرماتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبل از وقت بہت سی باتوں کی خبر دی اس تسلسل میں آپ نے گورونانک جی کی ان پیشگوئیوں کو بیان کیا جو گورو جی نے آنے والے امام مہدی کی تصدیق اور جماعت احمدیہ کے ترقیات کے بارے میں بیان فرمائی تھیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس بات کو خاص طور پر بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف "ست بچن" اور تبلیغ رسالت میں حضرت بابا نانک صاحب کے تعلق باللہ سے متعلق تفصیلی ذکر فرمایا ہے۔ انشاء اللہ احمدیت کے ذریعہ اسلام کا جو موعود غلبہ مقدر ہو چکا ہے اس کے معرض وجود میں آنے کے بعد دنیا میں تمام بزرگوں، رشیوں اور نبیوں کی حقیقی عزت قائم ہوگی جن میں حضرت بابا نانک رح اور حضرت کرشن ؑ بھی شامل ہیں۔

بعدہٗ مکرم محمد عبد الباسط صاحب انور نے سیدنا حضرت مصلح موعود کی ایک ایمان افروز نظم نہایت رقت آمیز انداز میں پڑھ کر سنائی جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے

بابِ رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائیگا

غیر ملکی زائرین کی تقاریر

اس نظم کے بعد بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے بعض زائرین کی تقاریر ہوئیں۔ سب سے پہلے ہمارے انتہائی مخلص بھائی مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش جو جرمنی سے تشریف لائے ہوئے ہیں نے جرمنی کے احمدی احباب کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ پیش کیا اور درخواست دعا کی۔

آپ نے بتایا کہ آجکل جرمنی میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے داماد محترم مسعود احمد خان صاحب مبلغ ہیں اور آپ کی قیادت میں ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ جرمنی میں ہماری دو نہایت خوبصورت مساجد ہیں اور کئی تبلیغی سنٹرز ہیں ۱۹۷۹ء کے ماہ ستمبر میں زیورچ اور فرینکفورٹ میں محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صدارت میں دو عظیم کانفرنسیں منعقد ہوئیں جو نہایت کامیاب رہیں اور اسلام کے بارے میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کا موجب ہوئیں۔

حال ہی میں وہاں پر ایک International Book Fair ہوا جس میں ہمارا سٹال بھی لگایا گیا خدا کے فضل سے ہمارے بک سٹال میں ہزاروں افراد جو مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے ہیں آئے اور کثیر تعداد میں سلسلہ کی کتابیں خرید کر لے گئے۔

آخر میں آپ نے اپنی ایک انگریزی نظم نہایت ترنم سے سنائی جس میں احمدیت اور اس کے دائمی مرکز کے ساتھ اپنے عشق و محبت کا اظہار کیا گیا تھا۔

مکرم ہبش صاحب کے بعد عمان شرق اردن سے تشریف لانے والے ہمارے بھائی طٰہٰ محمد قزق صاحب نے عربی زبان میں تقریر کرتے ہوئے ممالک عرب میں احمدیت کی ابتداء اور موجودہ تبلیغی مساعی کا ذکر کیا آپ نے بتایا کہ ۱۹۲۷ء میں لندن میں منعقدہ عالمی اسلامی کانفرنس میں شرکت فرمانے کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کو دمشق میں بھیجا اور آپ کے ذریعہ وہاں پر ایک مختصر جماعت قائم ہوئی جس کے ساتھ ہی وہاں پر شدید مخالفت شروع ہو گئی اور محترم مولانا شمس صاحب پر کسی نے قاتلانہ حملہ کیا خدا نے فضل فرمایا اور آپ تندرست ہو کر حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر دمشق سے حیفہ (فلسطین) تشریف لے گئے اس کے بعد سے دمشق میں مختلف قسم کی بلائیں نازل ہو رہی ہیں۔

حیفہ کے قریب ایک چھوٹی سی بستی ہے جس کا نام کبابیر ہے وہاں پر خدا کے فضل و کرم سے ایک فعال جماعت ہمارا مشن ہاؤس۔ مدرسہ احمدیہ پریس وغیرہ قائم ہیں۔ جہاں سے "البشریٰ" نام سے عربی زبان میں ایک رسالہ باقاعدہ ہر ماہ شائع ہوتا ہے۔ ان ہر دو انگریزی و عربی تقاریر کا ترجمہ محترم مولانا امینی صاحب نے سنایا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی حسن رمضان صاحب آف ماریشس کی تھی آپ نے جماعت احمدیہ ماریشس کے ہزاروں احمدی مرد و زن کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کا تحفہ پیش کیا اور ان کے لئے دعا کی درخواست کی آپ نے بتایا کہ ایک احمدی خواہ وہ دنیا کے کسی خطہ میں رہتا ہو اس کے دلوں میں قادیان کے لئے ایک تڑپ پائی جاتی ہے۔ جزیرہ ماریشس میں جو دنیا کے بالکل کنارے پر واقع ہے ۱۹۱۵ء میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ فرانسیسی زبان بولنے والے ملکوں کے لئے فرانسیسی زبان میں لٹریچر مہیا کرنے کا شرف جماعت ماریشس کو حاصل ہے حال ہی میں ہم نے "فتح اسلام"، "چشمہ مسیحی" اور "لیکچر سیالکوٹ" وغیرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ اس زبان میں شائع کیا ہے وہاں پانچ ہزار سے زائد احمدی ہیں سات خوبصورت مساجد ہیں ماریشس کے احباب کے دلوں میں قادیان اور ربوہ کے لئے جو محبت اور تڑپ ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ پچھلے کئی سالوں سے ہر سال اس دور دراز ملک سے بیسیوں نمائندے یہاں تشریف لائے۔

اس تقریر کے ساتھ ہی آج کے اجلاس کی پہلی نشست بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا دن — دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا دوسرا اجلاس محترم حضرت بھائی الہ دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیر صدارت ۲½ بجے بعد دوپہر منعقد ہوا مکرم حافظ محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

ظہور مہدی آخر زماں ہے
سنبھل جاؤ کہ وقت امتحاں ہے

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ بمبئی کی ہوئی آپ نے جماعت احمدیہ کی ترقی اور مخالفوں کی ناکامی اور پسپائی کا مختلف پیشگوئیوں کی روشنی میں تذکرہ کرتے ہوئے اس تعلق سے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق پوری ہونے والی بعض نہایت عظیم الشان پیشگوئیاں بھی بیان کیں علاوہ ازیں ایران کی پسپائی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہایت جلیل القدر پیشگوئی کے ذریعہ آجکل وہاں پر جو حالات ہو رہے ہیں۔ ان کی وضاحت کی اور آپ کی صداقت ثابت فرمائی۔

خلافت احمدیہ

دوسرے نمبر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے خلافت ثالثہ کے دور میں تبلیغی وسعت اور اس دور کے کارہائے نمایاں کو بیان کیا آپ نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات کی روشنی میں خلافت کے نظام اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالنے کے بعد عہد خلافت اولیٰ اور

عہد خلافتِ ثانیہ کی جماعتی برکات بیان فرمائیں۔ اس کے بعد آپ نے خلافتِ ثالثہ کے قیام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ جاری فرمودہ تحریکات کی وضاحت کرنے کے بعد ان تحریکات کے نتیجہ میں دنیا میں رونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا۔ اسی ضمن میں آپ نے بخصوصیت صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں حضور اقدس کے جاری فرمودہ روحانی پروگرام کی وضاحت فرمائی۔

اس کے بعد مکرم حسن محمود عودہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت پُر درد اور عشقِ محمدی میں ڈوبے ہوئے مشہور قصیدہ

یا عین فیض اللہ والعرفان

کے چند اشعار بہت ہی وجد آفریں انداز میں پڑھ کر سنائے۔

غیر ملکی زائرین کے تاثرات

بعدہٗ بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہوئے معززین نے اپنے تاثرات بیان فرمائے سب سے پہلے مکرم ناظم خان صاحب نوری آف لنڈن نے انگلینڈ کی جماعتوں کی طرف سے السلام علیکم کا تحفہ پیش کرنے کے بعد بتایا کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنہیں انگلینڈ کی جماعت کو اس کی قربانیوں کی وجہ سے "میری پیاری جماعت" کا خطاب مرحمت فرمایا۔ آپ نے لنڈن میں ہونے والی نہایت کامیاب تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ آجکل محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی قیادت میں انگلینڈ کے مختلف مقامات میں پانچ مزید مساجد کی تعمیر کا پروگرام مرتب ہوا ہے۔ اور یہ کام جاری ہے۔ انگلینڈ میں مرکزی مبلغ انچارج کے علاوہ ۶ مبلغین ہیں محترم حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کا وجود برطانیہ کی جماعتوں کے لئے برکت کا باعث ہے انگلینڈ سے ہر ماہ MUSLIM HERALD کے علاوہ انگریزی اور اردو میں ہفتہ وار رسالہ اخبار احمدیہ بھی بہت باقاعدگی سے نکل رہا ہے۔

آپ نے بتایا کہ انگلینڈ میں تقریباً پندرہ ہزار احمدی آباد ہیں۔ محترم پروفیسر عبدالسلام کا تعلق بھی آجکل انگلینڈ کے ساتھ ہے۔ جب انہیں نوبل پرائز ملنے کی اطلاع ملی تو سب سے پہلے آپ اپنی اہلیہ کے ہمراہ مسجد فضل میں تشریف لائے اور مسجد فضل میں شکرانہ کے طور پر نوافل ادا کئے۔

بعدہٗ مکرم مظفر احمد صاحب ظفر امیر جماعت احمدیہ Dayton (امریکہ) جو ۲۵ افراد پر مشتمل وفد کو لے کر یہاں تشریف لائے ہیں نے جماعتہائے امریکہ کی طرف سے سلام پہنچانے کے بعد فرمایا کہ اس سال پہلی مرتبہ ہم نے امریکہ میں ۲۰ ہزار قرآن مجید با ترجمہ شائع کیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ سکیم ہے کہ چند سالوں کے اندر امریکہ میں قرآن مجید کے لاکھوں نسخے پھیلا دئے جائیں اب اس کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ امریکہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چار انچارج مبلغین سرگرم عمل ہیں اور ہم سب ان کے ساتھ میدانِ عمل میں بھرپور تعاون کر رہے ہیں۔ امریکہ میں تین سکول اور ہر مشن میں تعلیمی کلاسز جاری ہیں۔

اس ایمان افروز تقریر کے ساتھ آج کا اجلاس نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا دن — پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے آخری دن کی پہلی نشست ۲۰ تاریخ کو صبح دس بجے محترم سیٹھ بشیر احمد صاحب بانی آف کلکتہ کی زیرِ صدارت منعقد ہوئی۔ محترم حافظ احمد جبریل سعید صاحب آف غانا کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد نے محترم ثاقب زیروی صاحب کا ایک منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس کا مطلع یہ تھا۔

ہر التجا سے پہلے ہر التجا کے بعد
آتا ہے لب پہ نامِ محمد خدا کے بعد

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔

آپ نے اپنی تقریر کا آغاز سورہ جمعہ کی آیت اور گیتا کے شلوک سے کیا موجودہ زمانہ سے متعلق آپ نے مختلف مذہبی کتب نیز قرآن و احادیث کی پیشگوئیاں بیان فرمائیں اور یہ بتایا کہ موجودہ زمانہ میں ان مقدس کتب کی رو سے کسی مصلح کا آنا ضروری ہے اور جملہ مذاہب والے اس زمانہ میں کسی مصلح کے منتظر نظر آتے ہیں۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ ہمارے عقیدہ کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب اسی زمانہ کے مصلح اور اوتار ہیں آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیاں جو اسی سال پوری ہوئیں سامعین کے سامنے بیان فرمائیں اور یہ بتایا کہ ان پیشگوئیوں کا پورا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے

ٹیلیویژن اور ریڈیو کے نمائندگان کی شرکت

جلسہ کے دوران ۱۱ بجے کے قریب آل انڈیا ریڈیو جالندھر سٹیشن اور T.V کے نمائندے آئے ان کی خواہش کے مطابق پروگرام میں تھوڑی سی تبدیلی کی گئی۔ چنانچہ اس کے مطابق سب سے پہلے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے قرآن مجید کی تلاوت کی اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا تاکہ یہ پیغام ریڈیو اور T.V کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر نشر کیا جا سکے اس کے بعد محترم سید فضل احمد صاحب کی انگریزی تقریر کے ایک حصّہ کو دونوں نشریات کے لئے ریکارڈ کیا گیا۔ یہ بات بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ T.V والوں نے قرآن مجید کی تفسیر صغیر کی بھی تصویر لی تاکہ اس مقدس کتاب کو متعارف کیا جا سکے۔

موجودہ زمانہ کے اقتصادی مسائل اور اسلام

حسب پروگرام اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم سید فضل احمد صاحب M.A کی بعنوان

PRESENT DAY ECONOMIC PROBLEMS AND ISLAM

انگریزی زبان میں ہوئی۔

آپ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری WALDHEIM کے الفاظ میں موجودہ زمانہ کے اقتصادی مسائل کا ذکر کیا کہ اس وقت ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ ملکوں کے درمیان اقتصادی اعتبار سے بہت بڑا فرق ہے جبکہ دائمی امن کی بنیاد اقتصادی انصاف اور برابری پر ہی ہو سکتی ہے۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ اسلام کی تعلیم موجودہ مسائل کا صحیح حل پیش کرتی ہے۔ اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ تمام چیزیں خدا تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور اس نے تمام اشیاء کو تمام انسانوں کی بہبودی کے لئے مہیّا کیا ہے۔ اسلام نے امیر اور غریب کے درمیان فرق کو کم کرنے کے لئے کئی مؤثر ذرائع پیش کئے ہیں۔ مثلاً رزقِ حرام اور اسراف کی ممانعت۔ سود کی حُرمت۔ زکوٰۃ کے نظام کا اجراء اور صدقہ خیرات کی ترغیب وغیرہ اسلام نے یہ ذمہ داری حکومت پر ڈالی ہے کہ کوئی شخص بھوکا نہ رہے جب امیر اور غریب میں فرق زیادہ ہو گیا تو اس کے نتیجہ میں کمیونزم کی تحریک سامنے آئی جو کہ جبر سے کام لیتی ہے لیکن اس کے بالمقابل اسلام ترغیب سے کام لیتا ہے۔ آپ کی عالمانہ تقریر انگریزی دان غیر ملکی زائرین کے لئے ازدیادِ ایمان و علم کا موجب بنی۔

محترم سید صاحب کی اس تقریر کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب ظفر نے سیدنا حضرت مصلح موعود کی ایک روح پرور نظم پڑھ کر سنائی۔

غیر ملکی زائرین کے تاثرات

بعدہٗ غیر ممالک سے تشریف لائے ہوئے بعض مہمانانِ کرام نے اپنے تاثرات بیان فرمائے سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف لنڈن جو حضرت مولانا سردار عبدالرحمٰن صاحب رضؓ (سابق مہر سنگھ) کے فرزند ہیں اور ان دنوں حضرت امیر المومنین کی ہدایت پر افریقی ممالک میں طبّی خدمات بجالانے کی توفیق پا رہے ہیں نے بتایا کہ افریقہ میں ۲۵ - ۳۰ کے قریب احمدیہ ہسپتال ہیں جو بفضلہٖ تعالیٰ بہت ہی کامیابی سے چل رہے ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے مختلف ایمان افروز واقعات سنائے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کے بعد مسٹر بجی پنتو صاحب آف انڈونیشیا جو جلسہ سالانہ میں تشریف لانے والے ۲۶ انڈونیشین احباب پر مشتمل وفد کے امیر ہیں۔ انڈونیشیا کے ہزاروں ہزار احمدیوں کی طرف سے السلام علیکم کا تحفہ پہنچایا۔ آپ نے بتایا کہ حکومت انڈونیشیا کی طرف سے مجھے کراچی، بمبئی وغیرہ مقامات میں کونسل کی حیثیت سے کام کرنے کا موقعہ ملا ہے آپ نے وہاں جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرنے کے بعد کہا کہ اس سال ہم نے قرآن مجید کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ مکمل کیا ہے۔ جس کے دس سیپارے شائع کئے گئے ہیں باقی سیپاروں کے شائع کرنے کی کوشش جاری ہے۔

بعدہٗ مسٹر احمد جو سوئٹزرلینڈ میں زیورچ کے رہنے والے ہیں نے اپنے تاثرات بیان کئے موصوف پہلے عیسائی تھے۔ اس سال احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی آپ کی زندگی میں حضرت مسیح موعود کی تعلیم نے جو اثر کیا وہ آپ کی وضع قطع سفید باریش داڑھی رومی ٹوپی اور آپ کی بات چیت کے انداز سے مترشح ہو رہا تھا۔

ابعدہٗ مکرم عبداللہ صاحب آف ... جنہیں خدا تعالیٰ نے تین سال قبل احمدیت قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائی نے تقریر کی۔ آپ پہلے ایک ہپی تھے لیکن خدا تعالیٰ نے آپکی زندگی میں بھی احمدیت کے ذریعہ ایک عظیم انقلاب پیدا فرمایا۔

محترم مولانا امینی صاحب نے ان تقریروں کا ترجمہ سنانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم میں سے چند ایمان افروز اشعار وجد آفریں انداز میں پڑھ کر سنائے اور اس کے ساتھ ہی تیسرے دن کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ کی آخری نشست

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا دوسرا اور آخری اجلاس ۲ بجے بعد دوپہر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت محترم حکیم محمد دین صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ مکرم محمد مبین صاحب بھاگلپوری نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔

جمال و حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

اس کے بعد غیر ممالک سے تشریف لائے ہوئے بعض معززین نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ سب سے پہلے مکرم مصطفیٰ ثابت مصری صاحب حال مقیم کینیڈا نے اپنی تقریر کا پہلا حصہ عربی میں اور دوسرا حصہ انگریزی میں سنایا آپ نے دونوں جماعتوں کی طرف سے احباب جماعت کو السلام علیکم کا تحفہ پہنچاتے ہوئے فرمایا کہ مصر میں جماعت احمدیہ کی دعوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک ہی میں پہنچ گئی تھی اس کے بعد مولانا شمس صاحب مولانا ابوالعطاء صاحب اور مولانا شریف احمد صاحب وہاں تشریف لائے اور کئی افراد کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اب کئی کتابوں کا انگریزی اور اردو سے عربی زبان میں ترجمہ شائع ہوا ہے۔

۱۹۷۱ء میں میں کینیڈا چلا گیا اس علاقہ میں بہت سارے احمدی آباد ہیں تاہم ایک عرصہ سے وہاں کوئی مبلغ نہیں تھے ۱۹۷۶ء میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ شمالی امریکہ میں تشریف لائے تو ۱۹۷۷ء میں وہاں پہلے مبلغ سید منصور احمد صاحب بشیر آئے خدا کے فضل سے ۲½ سال میں ۱۵ برانچیں کھل گئیں۔ پہلا مشن Claygote میں ۸۲۰۰۰ ڈالر سے کھولا گیا Toronto میں ساڑھے چھ ایکڑ زمین دار التبلیغ اور مسجد کے لئے خریدی گئی ۲۰۰۰۰۰ ڈالر سے وہاں مسجد اور دار التبلیغ تعمیر ہونگے۔ وہاں سے ہمارے دو رسالے بہت کامیابی سے نکلتے ہیں امریکہ میں شائع شدہ قرآن مجید کی کینیڈا میں اشاعت کے لئے ہم نے دس ہزار قرآن مجید وہاں سے منگوانے کا فیصلہ کیا۔ خدا کے فضل و کرم سے وہاں نیک طبعوں پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے آخر میں آپ نے دعا کی درخواست کی اس عربی اور انگریزی تقریر کا ترجمہ مولانا شریف احمد امینی نے پیش کیا۔

بعدہٗ مکرم حنیف یعقوب صاحب آف ٹرینیڈاڈ نے اپنی جماعت کی طرف سے سلام پہنچانے کے بعد فرمایا مجھے بچپن سے ہی ایک سچے اور زندہ خدا کی تلاش تھی بالآخر مجھے ۱۹۵۳ء میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ وہ خدا نظر آیا۔ میں نے احمدیت کا خوب مطالعہ کیا اس کے بعد خدا تعالیٰ نے مجھے بطور مبلغ ۱۹۵۸ سے اب تک خدمت دین کرنے کی توفیق دی ہے۔ آپ نے ٹرینیڈاڈ میں جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہاں پر دو مسجدیں اور دار التبلیغ ہے ۳۰۰ بیعت کنندہ ہیں اور ۵۰۰ کے قریب بیعت کرنے کے متمنی ہیں۔ اب دو اور مسجدیں تعمیر کرنے کا پروگرام ہے وہاں سے ایک رسالہ AHMADIYYAT کے نام سے شائع ہوتا ہے جو بہت مقبول ہو رہا ہے۔

بعدہٗ مکرم عبدالوہاب صاحب آدم امیر و مبلغ انچارج غانا اپنے مخصوص قومی لباس میں ملبوس ہو کر سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ کو خدا نے ۸ سال تک ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کی توفیق دی اس کے بعد ۱۹۷۵ء سے غانا میں مشنری انچارج ہیں۔ آپ نے اپنے ساتھ آئے ہوئے دو اور دوستوں کا بھی تعارف کرایا ایک کا نام نور الدین منتھے ہے جو غانا کی جماعت کی مجلس عاملہ کے ممبر ہونے کے علاوہ غانا کے ممبر آف پارلیمنٹ ہیں۔ دوسرے بھائی الحاج اسحٰق صاحب ہیں جو مجلس عاملہ کے ممبر کے علاوہ وہاں کی حکومت کے Deputy Commissioner of Income tax ہیں۔

آپ نے غانا کے پانچ لاکھ احمدی احباب کی طرف سے السلام علیکم کا تحفہ پیش فرمایا اور بتایا کہ غانا میں ۵۰ سال سے جماعت قائم ہے۔ جماعت کے قیام میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ حضرت مولانا حکیم فضل الرحمٰن صاحب حضرت نذیر احمد صاحب علی اور مولانا مبشر احمد صاحب نے بہت اخلاص سے کام کیا ہے۔ اب ہماری جماعت ہر لحاظ سے ترقی کر رہی ہے۔ غانا میں ہمارے ۵۰ پرائمری سکول ۷ سیکنڈری سکول ۴ ہسپتال ہیں۔ جماعت احمدیہ غانا کی طرف سے نکلنے والا ماہنامہ Guidance وہاں سے شائع ہونے والا مسلمانوں کا واحد رسالہ ہے۔ اس اخبار کے اداریہ کو T.V اور ریڈیو سے باقاعدہ نشر کیا جاتا ہے۔ غانا میں ہمارے کل ۵ ممبرز آف پارلیمنٹ ہیں ان میں سے ایک وہاں کے ڈپٹی سپیکر ہیں۔

اس سال خدا تعالیٰ نے ہم پر خاص فضل فرمایا ہے اور ہمیں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ شائع کرنے کی توفیق دی ہے حال ہی میں وہاں پر تمام افریقہ کے سربراہوں کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں ہمارے قرآن مجید کی نمائش ہوئی جو خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہی اور ان تمام سربراہوں نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کو بہت سراہا۔

آجکل ربوہ میں ہمارے غانا کے سات طالب علم مذہبی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جو غانا میں تبلیغ اسلام کے لئے تیار ہو رہے ہیں آپ نے خصوصیت سے بتایا کہ غانا کے پہلے حافظ قرآن ایک احمدی ہیں

عصر حاضر کا رجحان اور ہستی باری تعالےٰ

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے اپنے مخصوص اور دلنشین انداز میں مذکورہ بالا عنوان پر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ کی ہستی کے بارے میں دنیا کے مختلف طبقات میں مثبت اور منفی رنگ میں جو اعتقادات پائے جاتے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے نہایت روشن اور مدلل رنگ میں ثابت فرمایا کہ اس کائنات کی ایک خالق و مالک ہستی موجود ہے جو اس سارے کائنات عالم کو چلانے والی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے سکھوں کی گورو بانی میں سے کئی حوالہ جات پڑھ کر سنائے۔

آپ نے بتایا کہ نظام عالم پر غور و فکر کرنے سے ہمیں تین چیزیں نظر آتی ہیں۔ (۱) تمام اشیاء میں ایک مکمل قانون (۲) ہر چیز میں ایک معین نقشہ اور ایک خاص ترتیب (۳) ہر چیز کی بناوٹ اور پیدائش میں ایک مقصد فائق (؟) ہوتی۔ غایت اور مقصد کائنات کی تخلیق کو محض اتفاق قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ سب نظام ایک مدبر و منتظم ہستی کے وجود پر دلالت کرتا ہے آپ نے مختلف قرآنی آیات کے علاوہ جدید سائنسی انکشافات کے ذریعہ بھی اس حقیقت کو ثابت فرمایا آپ نے اپنی تقریر میں ہستی باری تعالےٰ کے بارے میں دنیا کی چوٹی کے چند سائنسدانوں کے مثبت نظریات بیان کئے اور قرآن اور سائنس کی تطبیق کرتے ہوئے ثابت کیا کہ سائنس اور مذہب میں کوئی تضاد نہیں۔

آخر میں آپ نے ہستی باری تعالےٰ کے ثبوت کے طور پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد۔ آپ کے روح پرور اعلانات تحدی آمیز چیلنج اور اسلام و احمدیت کی شاندار ترقیات سے متعلق آپ کو ملنے والی عظیم بشارات کی روشنی میں بھی حضرت احدیت باری تعالےٰ کا ثبوت بیان کیا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کا الوداعی خطاب

محترم مولانا امینی صاحب کی تقریر کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے الوداعی خطاب فرمایا آپ نے نہایت رقت آمیز اور جذبات تشکر میں ڈوبی ہوئی آواز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا:-

خدا تعالےٰ قرآن مجید میں ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ اے میرے پیارے بندو! میرے بے شمار فضل و احسان تم پر ہر آن نازل ہو رہے ہیں ان کا مشاہدہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم ایسی آنکھیں پیدا کرو جو الٰہی نور اور روحانی روشنی کو دیکھ سکیں اور اس زبان کے پیدا کرنے کی کوشش کرو جو ہر آن شکر ادا کرنے والی ہو۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ اگر تم خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے خود پر عائد شدہ ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتے رہو گے تو میں تم پر اور زیادہ نعمتیں نازل کرتا رہوں گا۔

آپ نے فرمایا کہ خدا کے فضل و کرم سے ایک دفعہ پھر آپ حضرات کو جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے اور خدا کے افضال و انوار سے متمتع ہونے کی توفیق ملی ہے اب ضرورت ہے دعائیں کرنے کی کہ جو باتیں ہمارے کانوں نے سنی ہیں وہ ہمارے دلوں میں ہمیشہ کے لئے نقش ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے جس سے خدا کا پیار حاصل ہو جائے اور خدا کے رسول کی باتوں پر عمل کرنے کی سعادت نصیب

ہوا ہے۔ اس کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے۔

آپ نے بتایا کہ آپ لوگوں کے دلوں میں جو تڑپ تھی اس کو پورا کرنے کی خدا تعالیٰ نے توفیق دی لیکن سینکڑوں اور ہزاروں بعید روحیں ایسی بھی ہیں جو مختلف مجبوریوں کی وجہ سے یہاں آنے سے قاصر رہی ہیں ان کے حق میں بھی دعائیں کرنا آپ سب کا فرض ہے وہ تمام دعائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ لانہ میں شامل ہونے والوں کے حق میں فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں بھی قبول فرمائے اور جو باتیں آپ نے یہاں سنی ہیں ان پر ہمیشہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے محترم موصوف نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت جب ہوئی تو آپ اکیلے تھے اور ساری دنیا آپ کو مٹانے اور آپ کی آواز کو دبانے کے درپے تھی لیکن آپ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وعدے تھے جو خدائی قانون کے مطابق آہستہ آہستہ پورے ہوتے آ رہے ہیں خدا کے مامورین کبھی مغلوب نہیں ہو سکتے کیونکہ خدا کا سایہ ان پر اور ان کی جماعتوں پر ہمیشہ رہتا ہے جماعت کو جو کامیابی حاصل ہوتی ہے وہ خدا کی آسمانی تقدیر ہے خدا تعالیٰ کے مامورین کی نظر کبھی بھی انسانوں کے اوپر نہیں ہوتی۔ وہ ہمیں مختلف قربانیوں کے لئے محض اس لئے بلاتے ہیں کہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ثواب ملے۔ اس لئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جماعت کو جو بھی ترقی مل رہی ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ ہے جب ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ اسلام کا عالمگیر غلبہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہوگا یا جب ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ اگلی صدی اسلام کی فتح اور غلبہ کی صدی ہوگی تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اس کے لئے ہمارے اندر کوئی ذاتی طاقت پیدا ہو گئی ہے ہرگز نہیں بلکہ سب کچھ خدا کے فضل سے ہوگا

پس اپنے قلوب میں محبت الٰہی پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ خدا کا پیار تمہیں حاصل ہو جائے اسی طرح عشق محمدی آپ کی زندگی میں ہمیشہ سرایت کر جائے اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خیر و عافیت سے رکھے اس کی رحمتوں اور برکتوں کی اتنی کثرت ہو کہ آپ کی جھولیاں بھر جائیں آمین۔

ان دعائیہ کلمات کے بعد آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اپنا خارق عادت سلوک وہیں کرتا ہے جہاں پر خارق عادت تبدیلی ہو تم خدا کو یاد رکھو تو خدا تمہیں بھی یاد رکھے گا خدا کی خاطر اپنے اموال اور جائیدادوں کو نچھاور کرو گے تو خدا تعالیٰ دنیا کے اموال اور جائیدادیں تمہارے قدموں میں لا کر رکھ دیگا

اس کے بعد آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" کی تعلیمات میں سے بعض ایمان افروز اور سبق آموز تعلیمات پڑھ کر سنائیں۔

آخر میں آپ نے حکومت کے تمام محکموں اور ہمسایہ اقوام اور جماعت احمدیہ کے خدام اور مخلصین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں تعاون کیا تھا۔

اس اہم خطاب کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک لمبی اور پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کا ۸۸ واں جلسہ سالانہ نہایت پرشوکت اور روحانیت سے معمور ماحول میں نہایت درجہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

نمازِ تہجد اور دیگر

خدا کے فضل و کرم سے مسجد مبارک میں پانچوں وقت کی نمازوں کی محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اور مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی امامت فرماتے رہے۔ پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ روزانہ مسجد مبارک میں نمازِ تہجد کی باجماعت ادائیگی کا اہتمام رہا۔ احباب کے جذبۂ شوق کا یہ عالم تھا کہ باوجود شدید سردی کے آدھی رات سے مسجد میں آنا شروع ہو جاتے اور وقت مقررہ سے پہلے پہلے مسجد مبارک کا اندرونی حصہ اور اوپر کی چھت نمازیوں سے پُر ہو جاتی ان مبارک ایام میں محترم حکیم محمد دین صاحب۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل اور خاکسار محمد عمر کو نمازِ تہجد پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔

مورخہ ۱۹ر دسمبر کو بعد نماز فجر محترم مولانا امینی صاحب نے آیاتِ قرآنی۔ ارشاداتِ نبوی اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں تقویٰ اور خشیتِ الٰہی کے موضوع پر ایک ایمان افروز درس دیا۔

مورخہ ۲۰ر دسمبر کو بعد نماز فجر مسجد مبارک میں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نہایت روح پرور اور ایمان افروز نظارہ دیکھنے میں آیا جبکہ بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہوئے بیسیوں معزز مہمانوں کا تعارف کرایا گیا جو ممالک غانا۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ ملیشیا۔ پاکستان۔ انگلستان۔ سوئٹزرلینڈ اور جرمنی سے آئے ہوئے تھے۔ ان وفود میں مشہور انجینئرز۔ ڈاکٹرز۔ ممبر آف پارلیمنٹ اور اپنی اپنی حکومت کے اعلیٰ عہدیدار بھی شامل تھے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ٹیپ شدہ تقریر

مورخہ ۱۹ر دسمبر رات کے آٹھ بجے مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ٹیپ شدہ وہ تقریر سنائی گئی جو حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر فرمائی تھی جب اپنے پیارے اور محبوب آقا کی آواز سنی تمام مشتاقانِ خلافت فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے اور زیر لب دعا میں مصروف رہے کہ مولا کریم ہمارے پیارے حضور کی زیارت کا موقعہ بھی عطا فرمائے اور حضور کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

جالندھر ریڈیو سے نشر مختصر رپورٹ

مورخہ ۲۲ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو صبح ۸ بجکر چالیس منٹ پر جالندھر ریڈیو سے ہمارے جلسہ کی مختصر رپورٹ جس میں خاص طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا ایک حصہ بھی شامل تھا نشر ہوئی

نماز جنازہ تدفین اور اجتماعی دعا

مورخہ ۲۱ر دسمبر صبح گیارہ بجے ہندوستان کے مختلف اطراف سے آئی ہوئی تین میتوں کی نماز جنازہ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے پڑھائی اور پھر ان کی تدفین عمل میں آئی تدفین کے بعد آپ نے مزار مبارک پر ایک کثیر جمعیت کے ساتھ اجتماعی دعا کرائی جس میں اسلام اور احمدیت کی عالمگیر ترقی اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے اور حضور کے تمام روحانی منصوبوں کی کامیابی کے لئے اور تمام احمدیوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے اور تمام مشکلات کے ازالہ کے لئے حضرت احدیت کے آستانہ پر التجائیں کی گئیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے جو ان مبارک ایام میں کی گئی تھیں۔

آمین

درخواستہائے دعا

● گذشتہ ماہ اپریل میں وادئ کشمیر میں وقوع پذیر ہونے والے اینٹی احمدیہ فسادات کے دوران خاکسار کے دونوں مکان شرپسندوں نے نذرِ آتش کر دئے گھر کا بیشتر قیمتی اثاثہ لوٹ لیا گیا اور بقیہ مکانات کے ہمراہ ہی جلا کر خاکستر کر دیا گیا ان ہنگاموں کے فرو ہونے کے بعد ریاستی حکومت نے دیگر مصیبت زدہ احمدی بھائیوں کی کسی حد تک مدد بھی کی مگر خاکسار شدید مخالفت کے باعث اس ریلیف سے بھی محروم رکھا گیا۔ اب انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں شدید سردی اور برف باری کا سامنا ہے جس کی وجہ سے انتہائی پریشانی اور کسمپرسی کے دور سے گذر رہا ہوں۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں آزمائش اور مظلومیت کے اس دور سے نجات پانے اور فلاحِ دارین کے حصول کے لئے درد مندانہ دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: محمد رمضان زرگر ساکن شوپیان کشمیر

● مکرم محبوب علی احمد صاحب احمدی ساکن کیمپ ضلع کھم (آندھرا پردیش) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اولادِ نرینہ سے نوازا ہے نومولود مکرم شیخ علی مدار صاحب احمدی کا پوتا اور مکرم محمد عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال گوری ویدی پیٹ کا نواسہ ہے بچے کا نام "مبارک احمد" تجویز کیا گیا ہے اس خوشی میں مکرم محبوب علی احمد صاحب مکرم شیخ علی مدار صاحب اور مکرم محمد عبد الغنی صاحب مشترکہ طور پر مختلف مدات میں ۴۵ روپے بھجواتے ہوئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو نیک صالح و خادمِ دین اور اسم بامسمّٰی بنائے اور صحت و عافیت والی درازی عمر سے نوازے آمین۔

● محترمہ بشریٰ سلطانہ صاحبہ بی اے بنت مکرم حضرت صاحب صاحب منڈا گھجلی مختلف مدات میں مبلغ ۲۵ روپے ارسال کرتے ہوئے تمام بزرگان کی خدمت میں اپنا مستقبل روشن ہونے اور دینی و دنیوی مقاصد میں کامیابی کے حصول کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(ایڈیٹر بدر)

تقاریبِ رُخصتانہ

(۱) برادرم مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف، ناظر بیت المال آمد قادیان کی بچی عزیزہ حمیدہ بشریٰ سلمہا کی تقریبِ رخصتانہ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۹ء کو بعد نماز ظہر و عصر قادیان میں عمل میں آئی۔ مسجد مبارک میں دُولہا کی گلپوشی اور دُعا کے بعد برات مکرم عارف صاحب کے مکان پر گئی۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد ہر دو مقامات پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دُعا فرمائی۔ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے گزشتہ سال دسمبر ۷۸ء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عزیزہ حمیدہ بشریٰ سلمہا کا عزیز ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالصمد صاحب مرحوم آف حیدرآباد کے ساتھ نکاح کا اعلان فرمایا تھا۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے احبابِ جماعت کی خدمت میں بھی دُعا کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کی والدہ محترمہ قمر النساء بیگم صاحبہ نے خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ ۲۰/- روپے شکرانہ فنڈ -/۲۰ روپے درویش فنڈ۔ اور دس روپے اعانتِ بدر میں ادا فرمائے ہیں۔ فجزاہا اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار:- (چوہدری) بدر الدین عامل۔ جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

(۲) مکرم مستری دین محمد صاحب ننگلی درویش کی بیٹی عزیزہ بشریٰ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کی تقریبِ رخصتانہ مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک قادیان میں عمل میں آئی۔ اس تعلق میں دُولہا مکرم ریاض الدین صاحب ابن مکرم رضوان الدین صاحب ساکن پپریا (مدھیہ پردیش) اپنے والدین اور بہن بھائیوں کے ساتھ ایک دن قبل قادیان آگئے تھے۔ بعد نماز عصر پہلے مسجد مبارک میں دُولہا کی گلپوشی اور دُعا ہوئی۔ بعدہٗ برات مکرم مستری صاحب موصوف کے مکان پر گئی۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد ہر دو مقامات پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دُعا کروائی۔ قبل ازیں گزشتہ رمضان المبارک میں ماہ اگست ۱۹۷۹ء کو محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے عزیزہ بشریٰ بیگم کے نکاح کا اعلان مکرم ریاض الدین صاحب موصوف کے ساتھ -/۵۱۰۰ روپے حق مہر کے عوض فرمایا تھا۔

اس شادی کی تقریب کے ساتھ ہی مکرم دین محمد صاحب موصوف نے اپنی بڑی بیٹی ناصرہ سلطانہ کا عقیقہ بھی کیا جس میں قریباً دو صد مرد و زن دعوتِ طعام میں شریک ہوئے۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعثِ برکت اور موجبِ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار:- محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

اعلانِ نکاح!

مورخہ ۱۹ دسمبر ۷۹ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرمہ ساجدہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم میر احمد علی صاحب ساکن حیدرآباد آندھرا پردیش کے نکاح کا اعلان مکرم منصور احمد صاحب مقبول ولد مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس شاہجہانپوری۔ ساکن سکندرآباد آندھرا پردیش کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔ مکرم میر احمد علی صاحب نے اس خوشی کے موقع پر مبلغ بیس روپے اعانت بدر۔ -/۱۵ روپے شکرانہ فنڈ اور مبلغ -/۱۵ روپے درویش فنڈ میں۔ اور مکرم منصور احمد صاحب مقبول نے مبلغ -/۲۵ روپے اعانتِ بدر۔ -/۲۵ روپے درویش فنڈ۔ -/۱۵ روپے شکرانہ فنڈ اور -/۱۵ روپے شادی فنڈ میں ادا فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بننے کے لئے دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ مبارک کرے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

ولادت: مورخہ ۲۲/۱۱/۷۹ کو مکرم عبدالرقیب ولی صاحب امریکہ کے ہاں دوسری بچی تولد ہوئی ہے۔ نومولودہ مکرم عمر الدین صاحب درویش کی نواسی ہے۔ احبابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔ مکرم عمر الدین صاحب درویش نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے شکرانہ اور پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (ایڈیٹر بدر)

پروانوں کا والہانہ جذبۂ شوق و وارفتگی — بقیہ اداریہ (صفحہ ۲)

ذات تک محدود نہ رہیں بلکہ ان کا وسیع دائرہ آپ کے اہل و عیال، عزیز و اقارب دوست احباب اور آپ کے پورے ماحول کو اپنے اندر سمیٹ لے۔ خدا کرے کہ آپ نے ان مختصر سے لمحوں میں جن رُوحانی اور علمی باتوں کو سُنا اور اُن کے نتیجہ میں اپنے رگ و پے میں جو خوش گوار پاکیزہ تبدیلی محسوس کی وہ انقلاب مستقل و دیر پا ثابت ہو۔ اور اپنے نفوس کی اسی طہارت و پاکیزگی سے آپ اپنے گرد و پیش کو بھی اس رنگ میں متاثر کرتے چلے جائیں کہ غلبۂ اسلام کے موعود الٰہی وعدے اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ پورے ہو سکیں۔

آمین۔ اللّٰھم آمین۔ برحمتك یا ارحم الراحمین ۞

خورشید احمد انور

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۷۹ء کو بعد نماز مغرب و عشاء محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے عزیز بی۔ ایم بشارت احمد صاحب پسر برادرم محترم بی۔ ایم۔ بشیر احمد صاحب آف بنگلور کے نکاح کا اعلان عزیزہ ساجدہ نسرین سلمہا بنت محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب ساکن حیدرآباد کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔

اس موقعہ پر مکرم بی۔ ایم بشیر احمد صاحب نے مبلغ پچاس روپے شادی فنڈ میں۔ مبلغ بیس روپے صدقہ۔ مبلغ بیس روپے نشر و اشاعت اور مبلغ بیس روپے اعانت اخبار بدر میں ادا کئے۔ محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب کی طرف سے صدقہ مبلغ یکصد روپے۔ شادی فنڈ پچاس روپے اور اعانتِ بدر میں مبلغ بیس روپے ادا کئے گئے۔

جملہ احبابِ جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:- شیخ عبدالحمید عاجز
ناظر جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES: 52325 / 52686. P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پلیدر سول اور ریڈ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز۔
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
ورائٹی چپل پروڈکٹس
۲۹/۲۳ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

منظوری ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان

برائے سال ۱۳۵۹ ہش مطابق ۱۹۸۰ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ کرم سال ۱۳۵۹ ہش بمطابق ۱۹۸۰ء کے لئے مندرجہ ذیل ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زیر ریزولیوشن نمبر ۸۳ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۹ء ریکارڈ کی :-

(۱) خاکسار مرزا وسیم احمد .... ناظر امور عامہ۔ ناظر اعلیٰ و صدر صدر انجمن احمدیہ
(۲) مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی۔ اے ناظر جائیداد و تعمیرات۔
(۳) مکرم قریشی منظور احمد صاحب سوز ایم۔ اے ناظر تعلیم۔
(۴) مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔
(۵) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف۔ ناظر بیت المال آمد۔
(۶) مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب۔ ناظر بیت المال خرچ۔
(۷) مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مقیم چنتہ کنٹہ۔ ممبر۔
(۸) مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی مقیم حیدرآباد۔ ممبر۔
(۹) مکرم صدیق امیر علی صاحب مقیم موگرال۔ ممبر۔
(۱۰) مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی قادیان۔ ممبر۔

ناظر اعلیٰ قادیان

منظوری ممبران مجلس وقف جدید قادیان

برائے سال ۱۳۵۹ ہش بمطابق ۱۹۸۰ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۱۹۸۰ء کے لئے ذیل کی مجلس وقف جدید کی منظوری عنایت فرمائی ہے :-

(۱) محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز	انچارج وقف جدید
(۲) " مولوی شریف احمد صاحب امینی	ممبر
(۳) " مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی	ممبر
(۴) " سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب	ممبر
(۵) " چوہدری عبدالقدیر صاحب۔	ممبر

اللہ تعالیٰ سب کو باحسن طریق خدمت سلسلہ کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۷۹ء کو عزیزہ امۃ الرشید سلمہا بنت مکرم ایس۔ جے بشیر احمد صاحب ساگر کرناٹک کے نکاح کا اعلان ہمراہ محمد خلیل اللہ صاحب ابن مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان۔ مدراس ایک ہزار پانچ صد روپے (Rs. 1500/-) حق مہر پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک میں فرمایا۔ اس خوشی کے موقعہ پر خاکسار نے درویش فنڈ میں ۵/- روپے۔ اعانت بدر میں ۵/- روپے اور شادی فنڈ میں ۵/- روپے ادا کئے ہیں۔ جملہ قارئین کرام اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔

خاکسار: بشیر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ ساگر۔

محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ کی طرف سے دعوت عصرانہ

ہر سال کی طرح امسال بھی محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ سابق وزیر پنجاب نے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر آئے ہوئے غیر ملکی اور بھارت کے مختلف علاقوں سے آنے والے دو صد سے زائد مہمانان کرام کو اپنی کوٹھی پر دعوت پر بلایا۔ چنانچہ یہ مہمانان محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی معیت میں وہاں تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر ایک مختصر سی تقریب میں محترم باجوہ صاحب نے جماعت احمدیہ کے اصولوں کی تعریف کی جس کے جواب میں محترم سید فضل احمد صاحب ایڈیشنل آئی۔ جی نے انگریزی میں تمام مہمانان کی نمائندگی کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ دعوت کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ناظر امور عامہ قادیان

مقابلہ صحت جسمانی میں "مسٹر آندھرا" کا ٹائٹل احمدی نوجوان نے حاصل کیا!

جماعت احمدیہ حیدرآباد کے احمدی نوجوان مکرم محمد عبدالسلیم صاحب ابن مکرم محمد حنیف صاحب احمدی جنہوں نے گزشتہ دنوں "مسٹر حیدرآباد" کا ٹائیٹل جیتا تھا، بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۷۹ء کو "مسٹر آندھرا" کے مقابلہ میں بھی اپنے تمام حریفوں کو شکست دے کر اولین حیثیت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ہمارے یہ نوجوان اب "مسٹر جنوبی ہند" کے مقابلے میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ لہذا مبلغ ۲۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے وہ جملہ بزرگان و احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں اس مقابلے میں بھی نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ؛

خاکسار :- حمید الدین شمس فاضل۔ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد۔

درخواست ہائے دعا

(۱) محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم محمد نسیم صاحب جونیئر انجینئر علی گڑھ مبلغ پچاس روپے درویش فنڈ میں اور مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اپنی، اپنے شوہر اور بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی مقاصد میں کامیابی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتی ہیں۔

خاکسار: محمد عمر تماپوری۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ راٹھ (یو۔پی)

(۲) مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ موصوف کے بہنوئی مکرم محمد فاروق صاحب قریشی کو اچانک ایک حادثہ پیش آجانے کی وجہ سے ان کے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ بریلی مشن ہسپتال میں ان کا آپریشن ہوگا۔ انشاء اللہ۔ آپریشن کی کامیابی اور اُن کی کامل صحت یابی کے لئے تمام بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام کی خدمت میں دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

(۳) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے دل کا ایک والو (VALVE) بند ہونے کے سبب علیل چلی آرہی ہیں۔ متعدد ڈاکٹروں نے آپریشن کے لئے مشورہ دیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ آپریشن کے صحیح وسائل مہیا فرمائے اور انہیں صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

خاکسار: محمد کریم الدین شاہد
مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔